جاوید احمد غامدی
تحقیق وتخریج: محمد عامر گزدر

خوش لباسی اور تکبر

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: [1] ”اَلْبَسُوْا، فِيْ غَيْرِ مَخِيْلَةٍ وَلَا سَرَفٍ، [2] إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُرٰى نِعْمَتُهُ عَلٰى عَبْدِهِ“.

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا لباس پہنو، مگر اُس میں تکبر یا اسراف نہیں ہونا چاہیے، اِس لیے کہ اللہ اِس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس نے جو نعمت اپنے بندے کو دی ہے، وہ اُس پر نظر بھی آئے۔[1]

۱۔ مطلب یہ ہے کہ لباس، رہن سہن، دفتر، مکان، ہر چیز میں اُس رفاہیت اور خوش حالی کی جھلک ہو سکتی ہے، بلکہ ہونی چاہیے جس سے اللہ نے اپنے کسی بندے کو نوازا ہے۔ صوفیانہ مذاہب کے برخلاف دین حق میں اِسی طرز عمل کو پسند کیا گیا ہے، لیکن تکبر یا اسراف کے ساتھ نہیں، بلکہ خدا کے متواضع اور عاجز بندوں کے طریقے پر جو اُس کی گرفت سے ڈرتے اور غریبوں کے لیے سراپا شفقت رہتے ہیں۔ سورۂ اعراف کی آیات ۳۱-۳۲ میں قرآن نے اپنا یہ

نقطۂ نظر پوری صراحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اُسی پر مبنی ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۶۷۰۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِس کے علاوہ یہ تعبیر کے کچھ فرق کے ساتھ جن مصادر میں نقل ہوئی ہے، وہ یہ ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۸۷۷۔ مسند احمد، رقم ۶۶۹۵۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۶۰۵۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۵۵۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۳۵۱۔ مستدرک حاکم، رقم ۷۱۸۸۔

۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۸۷۷ میں یہاں 'مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ' ''جب تک اُس میں اسراف اور تکبر نہ در آئے'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۶۰۵ میں 'مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ، أَوْ مَخِيلَةٌ' ''جب تک اُس میں اسراف یا تکبر کی آمیزش نہ ہو'' کی تعبیر منقول ہے، جب کہ بعض روایات، مثلاً السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۵۵۹ میں 'فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ، وَلَا مَخِيلَةٍ' ''اُس میں اسراف اور تکبر نہیں ہونا چاہیے'' کے الفاظ آئے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

— ۲ —

عَنْ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَشِفُ الْهَيْئَةِ[۲] فَقَالَ: ''هَلْ لَكَ [مِنْ[۳]] مَالٍ؟''[۴] قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ''مِنْ أَيِّ الْمَالِ؟''[۵] قَالَ: قُلْتُ: مِنْ كُلِّ الْمَالِ مِنَ الْإِبِلِ وَالرَّقِيقِ وَالْخَيْلِ وَالْغَنَمِ، فَقَالَ: ''إِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا[۶] فَلْيُرَ عَلَيْكَ [أَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ[۷]]''.[۸]

مالک بن نضلہ جشمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو سخت بد حال تھا۔ آپ نے دیکھا تو فرمایا: کیا تمھارے پاس کچھ مال ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: کیا مال ہے؟ میں نے عرض کیا: ہر طرح کا مال ہے، اونٹ بھی ہیں، غلام بھی،

گھوڑے بھی اور بھیڑ بکریاں بھی۔ آپ نے فرمایا: جب اللہ نے تجھے مال دیا ہے تو اُس کی اِس نعمت اور عنایت کا اثر تم پر نظر بھی آنا چاہیے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۵۸۸۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس واقعے کے باقی طرق الفاظ و اسلوب کے کچھ فرق کے ساتھ جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: جامع معمر بن راشد، رقم ۲۰۵۱۳۔ مسند طیالسی، رقم ۱۳۹۹۔ مسند احمد، رقم ۱۵۸۸۷، ۱۵۸۸۹، ۱۵۸۹۱، ۱۵۸۹۲، ۱۷۲۲۹، ۱۷۲۳۰، ۱۷۲۳۱۔ سنن ابی داود، رقم ۴۰۶۳۔ سنن ترمذی، رقم ۲۰۰۶۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۴۸۴، ۹۴۸۵، ۹۴۸۶۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۲۲۳، ۵۲۲۴، ۵۲۹۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۱۶، ۵۴۱۷۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۱۷۰۲، ۳۶۵۳۔ المعجم الصغیر، طبرانی، رقم ۴۸۹۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۲۳۔ مستدرک حاکم، رقم ۶۵۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۹۷۱۰۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۴۲۴۹، ۵۷۸۷، ۷۷۱۹۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً سنن ابی داود، رقم ۴۰۶۳ میں یہاں یہ الفاظ منقول ہیں: 'أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ دُوْنٍ'۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۵۸۸۷ میں ہے: 'رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ أَطْمَارٌ'۔ بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۷۲۳۱ میں یہاں یہ الفاظ ہیں: 'فَرَآنِيْ رَثَّ الثِّيَابِ'۔ بعض روایات، مثلاً السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۲۹۴ میں ہے: 'فَرَآنِيْ سَيِّءَ الْهَيْئَةِ'۔ یہ سب کم و بیش ایک ہی معنی کی تعبیرات ہیں۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۱۵۸۸۹۔

۴۔ مسند احمد، رقم ۱۵۸۹۲ میں آپ کا یہ سوال اِس اسلوب میں منقول ہے: 'أَمَا لَكَ مَالٌ؟' ''کیا تم صاحب مال نہیں ہو؟''۔

۵۔ مسند احمد، رقم ۱۵۸۹۱ میں یہاں 'فَمَا مَالُكَ؟' ''تو تمھارے پاس کیا مال ہے؟'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۶۔ مسند احمد، رقم ۱۵۸۸۹ میں یہاں 'مَالًا' کے بجاے 'خَيْرًا' کا لفظ ہے۔ عربی زبان میں مال کے لیے یہ لفظ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

۷۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۲۲۴۔

۸۔ بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۵۸۹۲ میں یہاں آپ کا آخری ارشاد ان الفاظ میں روایت ہوا ہے: 'فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، إِذَا أَنْعَمَ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً أَحَبَّ أَنْ تُرٰى عَلَيْهِ ''اللہ تعالیٰ جب بندے کو کسی نعمت سے نوازتا ہے تو اِس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ نعمت اُس پر نظر بھی آئے''۔

— ۳ —

حَدَّثَ أَبُوْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ مِنْ خَزٍّ لَمْ نَرَهُ عَلَيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَا بَعْدَهُ، [فقلنا: يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَلْبَسُ هٰذَا؟[۲]]، فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً، فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُرٰى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلٰى خَلْقِهِ"۔[۳]

ابورجا عطاردی نے بیان کیا ہے کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ گھر سے نکل کر ہمارے پاس آئے تو اُنھوں نے بڑے بڑے نقش ونگار والی ریشم کی چادر پہنی ہوئی تھی۔ اِس طرح کی چادر نہ ہم نے اِس سے پہلے کبھی اُنھیں پہنے ہوئے دیکھا تھا، نہ بعد میں کبھی دیکھا۔ ہم نے کہا: اے صحابیِ رسول، آپ یہ چادر پہنتے ہیں؟ اُنھوں نے جواب دیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اللہ نے جس کو کوئی نعمت دی ہو، اُسے استعمال کرنی چاہیے، اِس لیے کہ اللہ اِس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس کی نعمت کا اثر اُس کی مخلوق پر نظر بھی آئے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۹۹۳۴ سے لیا گیا ہے۔ تعبیر کے معمولی فرق کے ساتھ اِس کے باقی طرق

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

جن مصادر میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند رویانی، رقم ۹۱۔ المعجم الکبیر طبرانی، رقم ۲۸۱۔ السنن الکبریٰ بیہقی، رقم ۶۰۹۳۔ شعب الایمان بیہقی، رقم ۵۷۸۹۔

اِس مضمون کے شواہد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنن ترمذی، رقم ۲۸۱۹ میں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اخبار اصبہان، ابونعیم، رقم ۲۰۲ میں اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مسند شہاب، قضاعی، رقم ۱۰۹۹ میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں۔

۲۔ السنن الکبریٰ بیہقی، رقم ۶۰۹۳۔

۳۔ مسند رویانی، رقم ۹۱ میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہی سے آپ کا یہ ارشاد اِن الفاظ میں نقل ہوا ہے: 'إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَنْعَمَ عَلٰى قَوْمٍ أَحَبَّ أَنْ يَرٰى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَيْهِمْ ''اللہ تعالیٰ جب لوگوں کو نعمت سے نوازتا ہے تو اِس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس کی نعمت کا اثر اُن پر نظر بھی آئے''۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۴

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُوْرِيَّةُ اجْتَمَعُوْا فِيْ دَارٍ، وَهُمْ سِتَّةُ آلَافٍ، أَتَيْتُ عَلِيًّا، فَقُلْتُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَبْرِدْ بِالظُّهْرِ، لَعَلِّيْ آتِيْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَأُكَلِّمُهُمْ. قَالَ: إِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكَ. قُلْتُ: كَلَّا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ، وَلَبِسْتُ أَحْسَنَ مَا يَكُوْنُ مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ، قَالَ أَبُوْ زُمَيْلٍ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَمِيْلًا جَهِيْرًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَتَيْتُهُمْ، وَهُمْ مُجْتَمِعُوْنَ فِيْ دَارِهِمْ قَائِلُوْنَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوْا: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! فَمَا هٰذِهِ الْحُلَّةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: مَا تَعِيْبُوْنَ عَلَيَّ، لَقَدْ رَأَيْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْحُلَلِ، وَنَزَلَتْ: ﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ﴾ الآية [الأعراف: ۳۲].

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب حروریہ[۱] نے خروج کیا تو وہ سب ایک احاطے میں

جمع تھے۔ اُن کی تعداد اُس وقت چھ ہزار تھی۔ میں علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ سے عرض کیا: امیر المومنین، ظہر کی نماز ذرا ٹھنڈے وقت میں پڑھ لیجیے گا تاکہ میں اِن لوگوں کے پاس جاؤں اور اِن سے بات کروں۔ آپ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ تمھیں کوئی نقصان نہ پہنچے۔ میں نے کہا: ہرگز نہیں۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ وہاں سے نکل کر میں اُن کی طرف گیا تو میں نے یمن کا بہترین لباس پہنا ہوا تھا۔ ابوزمیل کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بڑے خوب صورت اور وجیہ آدمی تھے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ چنانچہ میں اُن کے پاس پہنچا تو وہ اپنے اُس احاطے میں جمع ہو کر قیلولہ کر رہے تھے۔ میں نے اُنھیں سلام کیا تو اُنھوں نے میرا خیر مقدم کیا اور چھوٹتے ہی پوچھا: یہ شان دار لباس؟ میں نے کہا: مجھ پر کیا طعن کر رہے ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہترین سے بہترین لباس پہنے ہوئے دیکھا ہے اور قرآن میں بھی نازل ہو چکا ہے کہ اِن سے پوچھو، (اے پیغمبر)، اللہ کی اُس زینت کو کس نے حرام کر دیا جو اُس نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی تھی اور کھانے کی پاکیزہ چیزوں کو کس نے ممنوع ٹھیرایا ہے؟

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۱۔ اِس سے خوارج مراد ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کے موقع پر وہ پہلی مرتبہ کوفہ کے قریب ایک بستی 'حروراء' میں جمع ہوئے تھے۔ اُن کے لیے یہ لفظ اِسی مناسبت سے استعمال ہوتا ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مستدرک حاکم، رقم ۲۶۵۶ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔ الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ اِسے اِن مصادر میں بھی دیکھ لیا جا سکتا ہے: سنن ابی داود، رقم ۴۰۳۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۶۷۴۰۔ جامع بیان العلم وفضلہ، ابن عبدالبر، رقم ۱۸۳۴۔

— ۵ —

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”لَا يَدْخُلُ

الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ" قَالَ رَجُلٌ:[۲] [يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ[۳]]، إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا، وَنَعْلُهٗ حَسَنَةً،[۴] قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ".[۵]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ ایک شخص نے یہ سنا تو پوچھا: یارسول اللہ، آدمی پسند کرتا ہے کہ اُس کا لباس اچھا ہو، اُس کا جوتا اچھا ہو؟ آپ نے فرمایا: اللہ سراسر حسن ہے اور حسن و خوب صورتی کو پسند کرتا ہے، (اِن میں سے کوئی چیز بھی تکبر نہیں ہے)، تکبر تو یہ ہے کہ آدمی حق کے مقابلے میں سرکشی اختیار کرے اور دوسروں کو حقیر سمجھے۔[۱]

۱۔ تکبر کی حقیقت اپنی بڑائی کا احساس ہے۔ یہ حد سے بڑھ جائے تو اِس کا ظہور اصلاً اِنھی دو صورتوں میں ہوتا ہے۔ وضع قطع اور طرز عمل کے دوسرے تمام متکبرانہ رویے آگے پھر اِنھی سے پیدا ہو جاتے ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۹۱ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اِس متن کے دوسرے طرق اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: سنن ترمذی، رقم ۱۹۹۹۔ توحید، ابن خزیمہ، رقم ۶۰۹۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۸۵۔ مساوی الاخلاق، خرائطی، رقم ۵۶۰۔ مسند شاشی، رقم ۳۲۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۶۶۔ کتاب الایمان، ابن مندہ، رقم ۵۴۰۔ کتاب التوحید، ابن مندہ، رقم ۲۴۰۔ مستدرک حاکم، رقم ۳۶۵۷۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۵۷۸۲۔

۲۔ یہ شخص کون تھا؟ اِس کی تعیین میں اہل علم کے مابین اختلاف ہے۔ قاضی عیاض اور امام نووی کی رائے میں اِس سے مراد مالک بن مُرارہ رَہاوی رضی اللہ عنہ ہیں جن کا ذکر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اگلی روایت میں آ رہا ہے۔ حافظ ابن حجر کی رائے ہے کہ اِس سے مراد سَواد بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ ہیں جن کے اپنے ایک واقعے کی تخریج

اگلے متن کے حواشی میں دیکھ لی جا سکتی ہے۔ اِس باب میں شارحین کے کچھ اور اقوال بھی مذکور ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: أبو الفضل عياض بن موسىٰ بن اليحصبي، **إكمَال المعلم بفوائد مسلم**، تحقيق: الدكتور يَحيٰى إِسمَاعِيل، (مصر: دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزيع، ط ١، ١٤١٩هـ/١٩٩٨م)، ج ١، ص ٣٥٩، رقم ١٤٧۔ وأبو زكريا محيى الدين يحيى بن شرف النووي، **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج**، (بيروت: دار إحياء التراث العربي، ط ٢، ١٣٩٢هـ)، ج ٢، ص ٩٢، رقم ١٤٧۔ وأحمد بن علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني، **فتح الباري شرح صحيح البخاري**، (بيروت: دار المعرفة، د.ط، ١٣٧٩هـ)، ج ١٠، ص ٢٦٠، رقم ٥٧٨٨۔

۳۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۸۵۔

۴۔ بعض طرق، مثلاً سنن ترمذی، رقم ۱۹۹۹ میں اِس شخص کا یہ جملہ متکلم کے صیغے میں اور اِس طرح روایت ہوا ہے: 'إِنَّهُ يُعجِبُنِي أَنْ يَكُونَ ثَوبِي حَسَنًا، وَنَعلِي حَسَنَةً' ''مجھے یہ چیز خوش آتی ہے کہ میرا لباس اچھا ہو، میرا جوتا اچھا ہو''۔

۵۔ بعض طرق، مثلاً مسند شاشی، رقم ۳۲۷ میں اِس شخص کا یہ سوال اور آپ کا جواب اِن الفاظ میں منقول ہے: 'إِنِّي رَجُلٌ أُحِبُّ الْجَمَالَ حَتّٰى فِي عَلَاقَةِ سَوطِي وَشِرَاكِ نَعلِي؟ قَالَ: لَيسَ الْكِبرُ ذَاكَ، وَلٰكِنَّ الْكِبرَ مَنْ سَفِهَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ' ''میں ایک ایسا شخص ہوں جسے خوب صورتی اِس درجے محبوب ہے کہ چابک لٹکانے کے فیتے اور جوتوں کے تسمے میں بھی میں اِس کا خیال رکھتا ہوں، (یا رسول اللہ، کیا یہ تکبر ہے؟)۔ آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں ہے۔ تکبر تو یہ ہے کہ آدمی حق کے مقابلے میں جہالت دکھائے اور دوسروں کو حقیر سمجھے''۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

— ۶ —

قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: كُنتُ لَا أُحبَسُ[۲] عَنْ ثَلَاثٍ: عَنِ النَّجْوٰى[۳]، عَنْ كَذَا، وَعَنْ كَذَا، قَالَ: فَأَتَيتُهُ، وَعِندَهُ مَالِكُ بْنُ مُرَارَةَ الرَّهَاوِيُّ، قَالَ: فَأَدْرَكتُ مِنْ آخِرِ حَدِيثِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي رَجُلٌ قَدْ قُسِمَ لِي مِنَ الْجَمَالِ مَا تَرٰى، فَمَا أُحِبُّ أَنَّ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ فَضَلَنِي بِشِرَاكَينِ، فَمَا فَوْقَهُمَا، أَفَلَيسَ

ذٰلِكَ هُوَ الْبَغْيَ؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”لَيْسَ ذٰلِكَ بِالْبَغْيِ، وَلٰكِنَّ الْبَغْيَ مَنْ سَفِهَ الْحَقَّ، أَوْ بَطِرَ الْحَقَّ، وَغَمَطَ النَّاسَ“.

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے تین چیزوں سے روکا نہیں جاتا تھا: سرگوشی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آنے سے اور فلاں اور فلاں چیز سے۔ چنانچہ ایک دن میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مالک بن مرارہ رہاوی رضی اللہ عنہ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں پہنچا تو اپنی بات کے آخر میں وہ کہہ رہے تھے: یا رسول اللہ، میں وہ شخص ہوں کہ اللہ نے جو حسن و جمال مجھے عطا فرمایا ہے، وہ آپ دیکھ ہی رہے ہیں، لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص اِس میں مجھ سے دو چار تسمے بھی آگے بڑھے تو کیا یہی تکبر اور سرکشی نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، یہ تکبر نہیں ہے۔ تکبر تو یہ ہے کہ آدمی حق کے مقابلے میں جہالت دکھائے یا فرمایا کہ سرکشی اختیار کر لے اور دوسروں کو حقیر سمجھے[1]۔

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جواب سوال کے لحاظ سے ہے، ورنہ مالک بن مرارہ نے اپنا جو رویہ بیان کیا ہے، وہ بھی بظاہر کچھ مستحسن معلوم نہیں ہوتا۔ تاہم آپ نے اُس پر کوئی تبصرہ کرنا اِس موقع پر پسند نہیں فرمایا۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۴۰۵۸ سے لیا گیا ہے۔ متن کے معمولی اختلاف کے ساتھ اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۳۶۴۴۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۲۹۱۔ مسند شاشی، رقم ۸۴۹۔ مستدرک حاکم، رقم ۳۶۷۷۔

اِس کے شواہد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سواد بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس کے جو طرق روایت ہوئے ہیں، اُن کے مراجع یہ ہیں: الادب المفرد، بخاری، رقم ۵۵۶۔ سنن ابی داود، رقم ۴۰۹۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۶۷۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۵۷۸۳، جب کہ سواد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنا واقعہ خود بیان کیا ہے۔ اُس کے متابعات اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: کتاب الزہد، ہنّاد، رقم ۸۲۷۔ المعجم الکبیر،

طبرانی، رقم ۶۴۷۷، ۶۴۷۹۔ معرفۃ الصحابہ، ابونعیم، رقم ۳۵۵۶۔

۲۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۳۶۴۴ میں یہاں 'أُحْبَسُ' کے بجاے 'أُحْجَبُ' کا لفظ آیا ہے۔ دونوں کا مدعا ایک ہی ہے۔

۳۔ یہاں اِس طریق کے ایک راوی عبداللہ بن عون مزنی کہتے ہیں کہ اِن تین باتوں میں سے ایک میرے شیخ عمرو بن سعید بھول گئے تھے اور ایک میں بھول گیا ہوں۔ چنانچہ اِن میں سے یہی ایک بات محفوظ رہ سکی ہے۔ ابن عون کے الفاظ یہ ہیں: 'قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَنَسِيَ عَمْرٌو وَاحِدَةً، وَنَسِيتُ أَنَا أُخْرٰى، وَبَقِيَتْ هٰذِهِ'۔

— ۷ —

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: [قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ:][۲] "أَنْهَاكَ عَنِ الشِّرْكِ وَالْكِبْرِ"، قَالَ: قُلْتُ أَوْ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا الشِّرْكُ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَمَا الْكِبْرُ؟ قَالَ: الْكِبْرُ أَنْ يَّكُوْنَ لِأَحَدِنَا نَعْلَانِ حَسَنَتَانِ لَهُمَا شِرَاكَانِ حَسَنَانِ؟ قَالَ: "لَا"، قَالَ: هُوَ أَنْ يَّكُوْنَ لِأَحَدِنَا حُلَّةٌ يَلْبَسُهَا؟ قَالَ: "لَا"، قَالَ: الْكِبْرُ هُوَ أَنْ يَّكُوْنَ لِأَحَدِنَا دَابَّةٌ يَرْكَبُهَا؟ قَالَ: "لَا"، قَالَ: أَفَهُوَ أَنْ يَّكُوْنَ لِأَحَدِنَا أَصْحَابٌ يَجْلِسُوْنَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: "لَا"، قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا الْكِبْرُ؟ قَالَ: "سَفَهُ الْحَقِّ، وَغَمْصُ النَّاسِ".

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بدو سے کہا کہ میں تجھے شرک سے اور تکبر سے منع کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یا کسی اور نے عرض کیا: یا رسول اللہ، یہ شرک تو ہم سمجھ گئے، لیکن تکبر کیا ہے؟ کیا یہ تکبر ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس اچھے جوتے ہوں جن کے خوب صورت تسمے ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: کیا یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس نیا جوڑا ہو جسے وہ زیب تن کرے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: پھر کیا تکبر یہ ہے کہ ہم میں سے کسی

کے پاس کوئی عمدہ جانور ہو جس پر وہ سواری کرے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: پھر کیا یہ ہے کہ اُس کے دوست ہوں جن کے ساتھ وہ مجلس آرائی کرے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ پوچھا گیا: پھر تکبر کیا ہے، یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: حق کے مقابلے میں جہالت دکھانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۶۵۸۳ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِس طریق کے علاوہ اِس کو الادب المفرد، بخاری، رقم ۵۴۸ میں بھی دیکھ لیا جا سکتا ہے۔

مستدرک حاکم، رقم ۷۰ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنا ایک واقعہ اِس طرح بیان کرتے ہیں: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمِنَ الْكِبْرِ أَنْ أَلْبَسَ الْحُلَّةَ الْحَسَنَةَ؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ" ''میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، کیا یہ تکبر ہے کہ میں عمدہ لباس پہنوں؟ آپ نے فرمایا: اللہ سراسر حسن ہے اور حسن و خوب صورتی کو پسند کرتا ہے، (یہ تکبر نہیں ہے)''۔

۲۔ اِس روایت کی ابتدا اِس واقعے کے بیان سے ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک بدو آیا جس نے آپ سے گفتگو کی اور آپ نے اُسے چند باتوں کی ہدایت فرمائی۔ یہ تفصیل چونکہ ہمارے موضوع سے متعلق نہیں تھی، اِس لیے ہم نے اِس کو حذف کر کے یہ جملہ اُسی کے مطابق اپنی طرف سے قوسین میں لکھ دیا ہے۔

المصادر والمراجع

ابن أبي شيبة، أبو بكر عبد الله بن محمد العبسي. (١٤٠٩هـ). **المصنف في الأحاديث والآثار**. ط ١. تحقيق: كمال يوسف الحوت. الرياض: مكتبة الرشد.

ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان البُستي. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط ٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان البُستي. (١٣٩٦هـ). **المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين**. ط ١. تحقيق: محمود إبراهيم زايد. حلب: دار الوعي.

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٤١٥هـ). **الإصابة في تمييز الصحابة.** ط١. تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود وعلي محمد معوض. بيروت: دار الكتب العلمية.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **تقريب التهذيب.** ط١. تحقيق: محمد عوامة. سوريا: دار الرشيد.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٤٠٤هـ/١٩٨٤م). **تهذيب التهذيب.** ط١. بيروت: دار الفكر.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري.** د.ط. بيروت: دارالمعرفة.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (٢٠٠٢م). **لسان الميزان.** ط١. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. د.م: دار البشائر الإسلامية.

ابن خزيمة، أبو بكر محمد بن إسحاق السلمي النيسابوري. (١٤١٤هـ/ ١٩٩٤م). **كتاب التوحيد وإثبات صفات الرب عزّوجل.** ط٥. تحقيق: عبد العزيز بن إبراهيم الشهوان. الرياض: مكتبة الرشد.

ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد الله القرطبي. (١٤١٤هـ / ١٩٩٤م). **جامع بيان العلم وفضله.** ط١. تحقيق: أبي الأشبال الزهيري. المملكة العربية السعودية: دار ابن الجوزي.

ابن عدي أبو أحمد الجرجاني. (١٤١٨هـ/١٩٩٧م). **الكامل في ضعفاء الرجال.** ط١. تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود، وعلي محمد معوض. بيروت: الكتب العلمية.

ابن ماجه، أبو عبد الله محمد القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجه.** تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي د.م: دار إحياء الكتب العربية.

ابن مَنْدَه أبو عبد الله محمد بن إسحاق العبدي. (١٤٠٦هـ). **الإيمان لابن منده.** ط٢. تحقق: د. علي بن محمد بن ناصر الفقيهي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن مَنْدَه أبو عبد الله محمد بن إسحاق العبدي. (١٤٢٣هـ/ ٢٠٠٢م). **التوحيد ومعرفة**

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

أسماء اللّٰه عز وجل وصفاته على الاتفاق والتفرد. ط١. تحقيق وتخرج: الدكتور علي بن محمد ناصر الفقيهي. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

أبو داود، سليمان بن الأشعث، السِّجِسْتاني. (د.ت). **سنن أبي داود**. د.ط. تحقيق: محمد محيي الدين عبد الحميد. بيروت: المكتبة العصرية.

أبو عوانة، الإسفراييني، يعقوب بن إسحاق النيسابوري. (١٤١٩هـ/١٩٩٨م). **مستخرج أبي عوانة**. ط١. تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي. بيروت: دار المعرفة.

أبو نعيم أحمد بن عبد اللّٰه الأصبهاني. (١٤١٠هـ/ ١٩٩٠م). **أخبار أصبهان**. تحقيق: سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

أبو نعيم أحمد بن عبد اللّٰه الأصبهاني. (١٤١٩هـ/ ١٩٩٨م). **معرفة الصحابة**. ط١. تحقيق: عادل بن يوسف العزازي. الرياض: دار الوطن للنشر.

أبو يعلى، أحمد بن علي، التميمي، الموصلي. (١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م). **مسند أبي يعلى**. ط١. تحقيق: حسين سليم أسد. دمشق: دار المأمون للتراث.

أحمد بن محمد بن حنبل، أبو عبد اللّٰه، الشيباني. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **المسند**. ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط، وعادل مرشد، وآخرون. بيروت: مؤسسة الرسالة.

البخاري، محمد بن إسماعيل، أبو عبداللّٰه الجعفي. (١٤٠٩هـ/ ١٩٨٩م). **الأدب المفرد**. ط٣. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار البشائر الإسلامية.

البيهقي، أبو بكر، أحمد بن الحسين الخراساني. **السنن الكبرى**. ط٣. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. بيروت: دار الكتب العلمية. (١٤٢٤هـ/٢٠٠٣م).

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤٢٣هـ/ ٢٠٠٣م). **شعب الإيمان**. ط١. تحقيق: الدكتور عبد العلي عبد الحميد حامد. الرياض: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع.

الترمذي، أبو عيسى، محمد بن عيسى. (١٣٩٥هـ/١٩٧٥م). **سنن الترمذي**. ط٢. تحقيق و تعليق: أحمد محمد شاكر، ومحمد فؤاد عبد الباقي، وإبراهيم عطوة عوض. مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي.

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

الحاكم ، أبو عبد الله محمد بن عبد الله النيسابوري. (١٤١١هـ/ ١٩٩٠م). **المستدرك على الصحيحين**. ط ١. تحقيق: مصطفٰى عبد القادر عطاء. بيروت: دار الكتب العلمية.

الخرائطي أبو بكر محمد بن جعفر السامري. (١٤١٣هـ/ ١٩٩٣م). **مساوئ الأخلاق ومذمومها**. ط ١. تحقيق وتخريج: مصطفٰى بن أبو النصر الشلبي. جدة: مكتبة السوادي للتوزيع.

الذهبي، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٣٨٧هـ/١٩٦٧م). **ديوان الضعفاء والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين**. ط٢. تحقيق: حماد بن محمد الأنصاري. مكة: مكتبة النهضة الحديثة.

الذهبي، شمس الدين، أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **سير أعلام النبلاء**. ط٣. تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرنؤوط. د.م: مؤسسة الرسالة.

الذهبي، شمس الدين، أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). **الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة**. ط ١. تحقيق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب. جدة: دار القبلة للثقافة الإسلامية – مؤسسة علوم القرآن.

الذهبى شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٣٨٢هـ/ ١٩٦٣م). **ميزان الاعتدال في نقد الرجال**. ط ١. تحقيق: علي محمد البجاوي. بيروت: دار المعرفة للطباعة والنشر.

الرُّوياني، أبو بكر محمد بن هارون. (١٤١٦هـ) **المسند**. ط ١. تحقيق: أيمن علي أبو يماني. القاهرة: مؤسسة قرطبة.

السيوطي، جلال الدين، عبد الرحمٰن بن أبي بكر. (١٤١٦هـ/١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**. ط ١. تحقيق وتعليق: أبو اسحٰق الحويني الأثري. الخبر: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، أبو سعيد الهيثم بن كليب البِنُكَثي. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي**. ط ١. تحقيق:

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

د. محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (١٤٠٥هـ/١٩٨٤م). **مسند الشاميين**. ط١. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الأوسط**. د.ط. تحقيق: طارق بن عوض اللّٰه بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني. القاهرة: دار الحرمين.

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **المعجم الصغير**. ط١. تحقيق: محمد شكور محمود الحاج أمرير. بيروت: المكتب الإسلامي.

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الكبير**. ط٢. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. القاهرة: مكتبة ابن تيمية.

الطيالسي، أبو داود سليمان بن داود البصري. (١٤١٩هـ/١٩٩٩م). **مسند أبي داود الطيالسي**. ط١. تحقيق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي. مصر: دار هجر.

عياض بن موسٰى أبو الفضل اليحصبي. (١٤١٩هـ/ ١٩٩٨م). **إكمَال المعلم بفوائد مسلم**. ط١. تحقيق: الدكتور يحيٰى إسماعِيل. مصر: دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزيع.

القضاعي، أبو عبد اللّٰه محمد بن سَلامة بن جعفر. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٦م). **مسند الشهاب**. ط٢. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

المزي، أبو الحجاج، يوسف بن عبد الرحمٰن القضاعي، الكلبي. (١٤٠٠هـ/ ١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط١. تحقيق: دكتور بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم بن الحجاج، النيسابوري. (د.ت). **الجامع الصحيح**. د.ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

معمر بن أبي عمرو راشد، الأزدي، البصري. (١٤٠٣هـ). **الجامع**. ط٢. تحقيق: حبيب الرحمٰن الأعظمي. بيروت: توزيع المكتب الإسلامي.

النسائي، أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرٰى**.

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ط ۲. تحقیق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب الخراساني. (۱٤۲۱هـ/۲۰۰۱م). **السنن الكبرىٰ**. ط ۱. تحقيق وتخريج: حسن عبد المنعم شلبي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

النووي، يحيىٰ بن شرف، أبو زكريا. (۱۳۹۲هـ). **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج**. ط ۲. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

هَنَّاد بن السَّرِي بن مصعب أبو السَّرِي التميمي الدارمي. (۱٤۰٦هـ). **الزهد**. ط ۱. تحقيق: عبد الرحمٰن عبد الجبار الفريوائي. الكويت: دار الخلفاء للكتاب الإسلامي.

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

''...بہت سے لوگ جب روزے میں کھانے پینے اور اِس طرح کی دوسری دل چسپیوں کو چھوڑتے ہیں تو اپنی اِس محرومی کا مداوا اُن دل چسپیوں میں ڈھونڈنے لگتے ہیں جن سے اُن کے خیال میں روزے کو کچھ نہیں ہوتا، بلکہ وہ بہل جاتا ہے۔ وہ روزہ رکھ کر تاش کھیلیں گے، ناول اور افسانے پڑھیں گے، نغمے اور غزلیں سنیں گے، فلمیں دیکھیں گے، دوستوں میں بیٹھ کر گپ ہانکیں گے اور اگر یہ سب نہ کریں گے تو کسی کی غیبت اور ہجو ہی میں لپٹ جائیں گے۔ روزے میں پیٹ خالی ہو تو آدمی کو اپنے بھائیوں کا گوشت کھانے میں ویسے بھی بڑی لذت ملتی ہے۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بعض اوقات صبح اِس مشغلے میں پڑتے ہیں اور پھر موذن کی اذان کے ساتھ ہی اِس سے ہاتھ کھینچتے ہیں۔'' (میزان، جاوید احمد غامدی ۳۶۲)